روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 4-82 نمبر 206 | جمعہ 16 جمادی الاول - 1418ھ 19 تبوک 1376ہش 19 ستمبر 1997ء

نوع انسان کی خدمت اور خدا کی وفاداری حقیقی نیکی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بد نظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اس کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان دینے تک تیار ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 582)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ دنیوی معاملات اور تجارت کے کاروبار میں مصروف ہیں، وہ سب کے سب دماغ سے کام لیتے ہیں۔ ان کی دماغی قوتیں پورے طور پر نشوونما پائی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر روز نئی نئی باتیں اپنے کاروبار کے متعلق ایجاد کرتے ہیں۔ یورپ اور نئی دنیا کو دیکھو کہ یہ لوگ کس قدر دماغی قوتوں سے کام لیتے ہیں اور کس قدر آئے دن نئی ایجادیں کرتے ہیں۔ قلب کا کام جب ہوتا ہے، جب انسان خدا کا بنتا ہے۔ اس وقت اندر کی ساری طاقتیں اور ریاستیں معدوم ہو کر قلب کی سلطنت ایک اقتدار اور قوت حاصل کرتی ہے۔ تب انسان کامل انسان کہلاتا ہے۔ یہ وہی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ (میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) کا مصداق ہوتا ہے اور ملائکہ تک اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اس وقت وہ ایک نیا انسان ہوتا ہے۔ اس کی روح پوری لذت اور سرور سے سرشار ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 270)

جتنی کار آمد چیز ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ اس کے لئے قربانی کی جاتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تمام دنیا کے کاموں میں قربانی کا سلسلہ جاری ہے اور جتنی کار آمد کوئی چیز ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ اس کے لئے قربانی کی جاتی ہے۔ بعض انسانوں کے لئے ہزاروں لاکھوں انسان قربان ہو جاتے ہیں ایک بادشاہ کے لئے، ایک جرنیل کے لئے، ایک افسر کے لئے بیسیوں نہیں، سینکڑوں اور ہزاروں آدمی اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں اور اگر ایک کار آمد انسان بہت بڑی انسانی قربانیوں کے بعد بچا لیا جائے تو بہت بڑی کامیابی سمجھی جاتی ہے اور جس دن ایسی کامیابی حاصل ہوئی ہو اسے عید کا دن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جو شخص کسی قوم کے لئے یا ملک کے لئے یا مذہب کے لئے مفید تھا اور لاکھوں انسانوں کی زندگی کا سہارا اور ان کے لئے آرام کا باعث تھا اس کی حفاظت کے لئے اگر ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو بھسم ہونا پڑا ہے تو ہو گئے ہیں۔ اور اس ایک جان کے لئے بے شمار جانیں قربان کر دی گئی ہیں۔ اور قربان ہونے والے اس قربانی پر فخر کرتے ہیں کہ یہ خدمت ہم بجا لا سکے۔

اس قسم کے نظاروں کے شاہد تاریخی اوراق ہیں جن سے اس قسم کے بہت سے واقعات مل سکتے ہیں۔ یہ تو ایک مشہور واقعہ ہے اور ہندوستان کی تاریخ پڑھنے والے بچے بھی جانتے ہیں۔ کہ جس وقت ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگا ہے۔ اس وقت اس کا مشہور جرنیل بیرم خاں دشمنوں کے قبضہ میں آ گیا جس کے ساتھ اس کا غلام بھی گرفتار ہوا جب ان سے پوچھا گیا کہ بیرم خاں کون ہے تو غلام نے کہا میں ہوں اس پر بیرم خاں نے بہت کوشش کی کہ وہ اپنا آپ دشمن پر ظاہر کر دے اور انہیں یقین دلا دے۔ کہ میں ہی بیرم خاں ہوں لیکن اس کے غلام نے ایسا رنگ اختیار کیا اور ایسے طریق سے گفتگو کی کہ دشمنوں کو یقین آ گیا کہ وہی بیرم خاں ہے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اس طرح بیرم خاں بچ گیا۔ اگرچہ غلام نے جھوٹ سے کام لیا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اس نے اپنے آپ کو آقا پر قربان کر کے اس کی جان بچا لی۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ میرے وجود کی نسبت اس کا وجود بہت قیمتی اور کار آمد ہے۔ چنانچہ بیرم خاں ہمایوں کی اس مصیبت کے وقت میں بہت کام آیا اور اسی کے ذریعہ ہمایوں کو بہت سی فوج ملی جس سے اس نے ہندوستان کو دوبارہ فتح کیا۔

یہ تو ایک شخص کی قربانی کا واقعہ ہے۔ بعض جگہ تو ہزاروں اور لاکھوں انسانوں نے صرف ایک شخص کے لئے اپنی جان قربان کر دی ہے۔ ابھی قریب ہی کے زمانہ میں ایک مشہور بادشاہ گزرا ہے جس کا نام نپولین تھا۔ یہ ایک معمولی خاندان کا ممبر اور بہت ہی معمولی حیثیت کا انسان

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے مورخہ 97-9-12 کو بعد جمعہ سیالکوٹ میں مکرمہ حفظہ ظفر صاحبہ بنت مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان مکرم میاں عمران حیؑ صاحب ولد مکرم میاں عبدالحی صاحب حال لاس اینجلس امریکہ کے ساتھ دس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر کیا۔ مکرم میاں عمران حیؑ صاحب حکومت امریکہ کی طرف سے اعزازی و قابلیتی وظیفہ پر الیکٹرانکس میں پی ایچ ڈی Ph.D. کر رہے ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ محترمہ رضیہ عبدالحی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مربی انڈونیشیا حال مقیم لاہور لکھتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ امتہ الودود نگہت بنت مکرم میاں میاں عبدالحی صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انڈونیشیا کا نکاح عزیزم عابد منصور ابن مکرم میاں محمد اسلم صاحب ابن حضرت میاں معراج الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مورخہ 10- نومبر 1995 کو مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ بیت دہلی دروازہ لاہور نے پڑھا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ 8- جون 1997ء کو لاہور میں انجام پائی اور عزیزہ امتہ الودود نگہت 21- جون 1997ء کو کینیڈا جہاں اس کا خاوند مقیم ہے روانہ ہو گئی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

ولادت

○ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے بھانجے مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم اقبال احمد خان صاحب ایم اے ایم ایڈ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کیلگری کینیڈا میں 97-8-27 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام طلحہ تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر و صحت پانے والا، خادم احمدیت اور نافع الناس وجود بنائے۔

انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

19 تبوک 1376 ہش — 19 ستمبر 1997ء

ایک انسانی کمزوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ دنوں ربوہ میں بہت سی افواہیں گردش کرتی رہیں۔ جن میں بعض مجرم قسم کی عورتوں کا ذکر تھا بعض ایسی تکالیف اور پریشانیوں کا ذکر تھا جو ایسی عورتوں کی وجہ سے ہوئیں۔ افواہ بازوں نے کئی واقعات دل سے گھڑ کے ایک ایک باریک تفصیل دے کر خوب پھیلائے اور ربوہ کے لوگوں خصوصاً عورتوں اور بچوں کو اس سلسلے میں خاصی ذہنی کوفت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

یہ تمام کی تمام افواہیں محض جھوٹ اور ایجاد بندہ تھیں۔ روایتی افواہ بازوں نے اس میں ایسے ایسے اضافے کئے ہوئے تھے کہ جن کو سنکر بھی ہنسی آتی تھی اور جن کی تفاصیل معلوم کر کے حیرت بھی ہوتی تھی۔ جب بھی ایسی افواہ کا پیچھا کیا گیا اور اس کی تفصیل جاننے اور راویوں پر جرح کرنے کی کوشش کی گئی تو ہر دفعہ یہ بات بے ثبوت اور بلا جواز قرار پاتی رہی۔ اور گذشتہ چند دنوں میں یہ بات بہر حال ثابت ہو گئی کہ یہ تمام افواہیں محض بے سروپا باتیں تھیں جن کا حقیقی دنیا میں کوئی وجود نہیں تھا۔

افواہ دراصل انسان کی ایک جبلی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر پھیلائی جاتی ہے یا پھیل جاتی ہے۔ انسان اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے 'گھر کا' اموال کا فکر کرتا ہے۔ ان کے بارے میں جب بھی کوئی بات پھیلے دل گھبراتا ہے اور فوری طور پر اس کے بارے میں تسلی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ آیا یہ بات درست ہے یا غلط ہے۔ اس تجسس اور فکرمندی کی وجہ سے بات بے احتیاط مونہوں سے نکلتی ہے اور فکر کے ماروں کی پریشانی سے ایسے مریض ذہن فائدہ اٹھاتے ہیں جو خود بھی نہیں جانتے کہ ان کی بات کا سننے والے پر کیا اثر ہوتا ہے۔

آپ نے ایسا لطیفہ تو سنا ہو گا کہ ایک شخص کسی کی بیماری پر تعزیت کرنے گیا اور تعزیت کا انداز یہ تھا کہ اللہ آپ کو بخار سے صحت دے کل ہی میرا ایک ہمسایہ اسی بخار سے مر گیا ہے۔ اور آج کل تو شہر میں موتا موتی لگ رہی ہے۔ اسی بخار سے کئی لوگ قبرستان پہنچ چکے ہیں۔ غرضیکہ ایسا ہمدرد تیماردار ایسا نقشہ کھینچتا ہے کہ مریض کی آدھی جان اس کی باتیں سن کر ہی نکل جاتی ہے۔

انسانی نفسیات میں چسکا لینا بھی ایک ایسی موذی بیماری ہے جس سے بہت کم انسان محفوظ ہیں۔ محض زبان کا' ذہن کا اور شرارتی طبیعت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے کسی غیر مصدقہ بات کی تصدیق کرنے کی بجائے "ہاں جی! ایسا تو فلاں جگہ بھی ہو گیا تھا" کہہ کر اس قطعاً غیر مصدقہ بات پر مزید حاشیہ آرائی شروع کر دی جاتی ہے۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک منظم جماعت ہے۔ ہماری جماعت کی تنظیم اللہ کی رحمت اور اس کے فضلوں کا ایک عظیم تحفہ ہے۔ ایسے کسی بھی موقع پر یہ چاہئے کہ ہر سننے والا دوسرے کو مزید بات کرنے سے روک دے اور اصرار کے ساتھ یہ کہے کہ پہلے جو بات کہی گئی ہے اس کی تصدیق جماعتی ذرائع سے کر کے دیکھ لیں۔ ربوہ کے جماعتی ادارے خدا کے فضل سے مستعد اور بیدار ہیں اور اہل جماعت کی ہر مشکل اور پریشانی میں دوڑ کر ان کی مدد کو آتے ہیں۔ ہر محلہ میں ایک نہیں بلکہ ذیلی تنظیموں کو ملا کر کئی قسم کے نظام موجود ہیں جن کا باہمی مضبوط رابطہ ہے۔ اور آج کل تو ربوہ میں بھی ٹیلی فونوں کی تعداد قابل ذکر حد تک بڑھ چکی ہے اور گھروں دکانوں کئی جگہوں پر ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں۔ صرف ایک ٹیلی فون کسی بھی ذمہ دار جماعتی عہدیدار کو کر لیا جائے تو صورت حال فوراً واضح ہو جاتی ہے۔ اور جو بات پریشانی اور گھبراہٹ کا موجب بنی ہوتی ہے اس کا جھوٹ فوراً واضح ہو جاتا ہے۔

محلوں میں بعض اوقات ذمہ دار لوگوں میں بھی یہ تساہل دیکھا جاتا ہے کہ وہ کسی بات کی تصدیق کرنے کے لئے ذمہ دار لوگوں سے یا نظام جماعت کے کل پرزوں سے رجوع نہیں کرتے ایسا کرنا دراصل ایسی پریشانی کو جنم دیتا ہے جو ان کے نزدیک تو کوئی ایسی اہم نہیں ہوتی مگر گھریلو خواتین اور بچوں پر سخت پریشانی کے اثرات مرتب کرتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کسی غلط خبر پر کوئی تبصرہ کرنے یا اسے بڑھاوا دینے کی بجائے فوراً ذمہ دار احباب کی طرف رجوع کیا جائے تاکہ غلط خبر کو پھیلنے سے پہلے ہی روک دیا جائے۔

تُو چٹکی میں لے لے تو ذرّے بھی زر و جواہر
روشن روشن باہر انکا روشن روشن اندر
بھیگی بھیگی راتیں اُجلی' نور کے دھارے بہتے
اس جھولی میں آ گرتے ہیں مہر و ماہ و اختر
یہ قسمت کی روشن راہیں مانگ رہا ہوں تجھ سے
ایک حقیر سا بندہ ہوں مَیں اور بہت ہی احقر

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد - ربوہ

پرانی یادیں - ذکر ایک قومی مجاہد کا

سکواڈرن لیڈر- خلیفہ منیر الدین ستارہ جرات

پرانی یادوں کا جب خیال آیا تو ایک اور یاد ذہن میں ابھری 6- ستمبر 'یوم دفاع' اور رسالہ "خالد" کے مضمون سے جہاں اور جانبازوں اور قومی مجاہدین کا خیال آیا- وہاں ایک ایسے مجاہد کا اور راہ خدا میں جان دینے والے قومی ہیرو کا خیال آیا جو نہ صرف قلبی طور پر قریب تھا بلکہ اسی سے خونی رشتہ بھی تھا جو باوجود چچا ہونے کے ایک دوست بھی تھا اور ایک بڑا بھائی بھی-

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے- آپ کی وفات یکم جولائی 1926ء کو ہوئی- آپ کی وفات سے چھ ماہ قبل آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام حضرت امام جماعت الثانی نے منیر الدین احمد رکھا یہ ننھی نازک بچہ چونکہ اپنے والد ماجد کی سب سے چھوٹی اولاد تھی اسی لئے ناز و نعم سے پلا خصوصاً اس کی بڑی بہن محترمہ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اور بہنوئی محترم مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کی آنکھوں کا تارا تھا- اس نے قادیان میں پرورش پائی- تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کیا- منیر کی سادہ لوحی سے مجھے بہت لطف آیا جب ان کے ایک ہم عمر بھانجے اور دوست نے یہ سنایا کہ قادیان کے نواح میں منیر پکنک منانے گئے- تو سب ایک دوسرے کو اٹھا کر نہر میں پھینک رہے تھے جب منیر کو پھینکنے لگے تو انہوں نے کہا کہ مجھے ضرور پھینکو لیکن چونکہ میں صرف الٹی تیراکی جانتا ہوں اس لئے پھینک کر مجھے الٹا کر دینا-

کھیلوں میں منیر کو ہاکی کا شوق تھا اور شکار کو بہت پسند کرتے تھے- آخر تک شکار کا شوق جاری رکھا ذرا فرصت ملتی- شکار کو نکل کھڑے ہوتے-

انہوں نے ملک کے بٹوارے کے بعد پاکستان آ کر تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ایف اے کی سند حاصل کی- اس سے قبل انہوں نے قادیان میں بطور درویش ایک عرصہ گزارنے کی بھی سعادت پائی-

کالج میں میں پڑھائی کے دوران پائیلٹ بننے کا جذبہ اور جوش تھا- خواب میں بھی اپنے آپ کو فضاؤں میں اڑتا دیکھتے- انہوں نے اپنے بڑے بھائی اور ہمارے والد محترم خلیفہ صلاح الدین احمد سے کہا کہ لاہور فلائنگ کلب کے سیکرٹری عبدالحمید خان صاحب آپ کے بہت دوست ہیں ان سے پوچھیں کیا انہیں وہاں داخلہ مل سکتا ہے- مکرم خان صاحب نے بتایا کہ پرائیویٹ ٹریننگ لے کر کلب سے پائیلٹ کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا جا سکتا ہے- کلب کے اخراجات بہت تھے- اڑان کے گھنٹوں کے حساب سے اور پھر فنکشن وغیرہ اور کلب کی ممبر شپ وغیرہ اچھا خاصہ خرچ تھا ابھی ملک کا بٹوارہ ہوا تھا حالات اچھے نہیں تھے لیکن چونکہ بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی سے بہت پیار تھا- اس لئے انہوں نے اپنے چہیتے بھائی سے کہا کہ فکر نہ کرو سب انتظام ہو جائے گا- ایک روز ایسا آیا کہ منیر خوشی سے پھولے نہ سمائے گھر لوٹے خوشی اور مسرت ان کے چہرہ سے ٹپک رہی تھی- ان کو انٹرویو میں کامیابی حاصل ہوئی تھی اب وہ فلائینگ کلب کے ممبر بن چکے تھے- فلائینگ کلب کے سیکرٹری صاحب' محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب کو ان کی جلد جلد ترقی کی رپورٹیں دیتے رہتے اور وہ اس ترقی سے بہت خوش تھے- منیر اپنے بڑے بھائی کا بہت احترام کرتے جب کلب سے واپس گھر لوٹتے تو ادب سے اپنے بھائی کو دن بھر کی روئیداد سناتے- کبھی ابا ان کو اپنے کام پر جاتے ہوئے کار پر چھوڑ آتے اور کبھی جب مجھے رخصت ہوتی تو کہتے آؤ تمہیں ایئرپورٹ کی سیر کرواؤں اپنے سائیکل پر چھوڑ آؤ- ان دنوں ہماری رہائش ماڈل ٹاؤن میں تھی اور ان دنوں ایئرپورٹ والٹن میں تھا- اسی لئے فاصلہ کوئی زیادہ نہ تھا-

میرا تعارف اپنے ساتھیوں سے اور انسٹرکٹرز سے کرواتے- ہم لوگ آسانی سے بغیر کسی رکاوٹ کے جہاز تک جا پہنچتے نہ کوئی سختی ہوتی تھی اور نہ روک ٹوک- پاکستان کی ایک فضائی کمپنی تھی چھوٹی سی اور رینٹ ایئرویز ڈکوٹا اور فوکر جہاز ہوتے تھے- اور فلائینگ کلب میں چھوٹے آسٹر اور چار پروں والے فوکس متھ جہاز ہوتے تھے- جو کہ پنکھے والے جہاز تھے- عموماً ایک آدمی پنکھا گھما کر ان کا انجن سٹارٹ کرتا تھا- جہاز جب چکر لگاتا ہوا ہمارے گھر کی طرف آتا تھا ہم سمجھ جاتے تھے کہ منیر آرہے ہیں ایک روز انہوں نے عین گھر کے اوپر غوطہ لگایا ساتھ ہی جہاز کا انجن بند ہو گیا جہاز نیچے گرنے کو تھا کہ انجن خود ہی چل پڑا- اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حادثہ سے محفوظ رکھا-

انہی دنوں کا ایک واقعہ ہے کہ خلیفہ منیر الدین صاحب کا ایک ساتھی اپنی منگیتر کے گھر بار بار چکر لگا کر اور ڈائیو کر کے اپنے کرتب دکھا رہا تھا کہ اس کو جہاز اوپر اٹھانے میں ذرا تاخیر ہو گئی آسٹر جہاز کے پہیئے باہر ہی نکلے ہوتے تھے اندر نہیں جاتے تھے وہ پہیئے چھت کی منڈیر سے ٹکرا کر علیحدہ ہو گئے اور ان کی چھت پر جا پڑے- جہاز کے پہیئے ندارد دیکھ کر ایئرپورٹ پر سب پریشان ہو گئے- اس وقت اسی چھوٹے جہاز میں شاید وائر لیس بھی نہ تھا- اسے اشاروں سے سمجھایا کہ اڑاتے رہو پٹرول ختم ہو گا تو پھر نرم جگہ پر اترنا- وہ تو خیر تھوڑا بہت زخمی ہو کر نیچے اتر گیا لیکن اس کے سسر صاحب کا فون آیا کہ میرا داماد جہاز کے پہیئے غلطی سے گرا گیا ہے وہ میں تانگے کے ذریعہ بھجوا رہا ہوں-

منیر الدین صاحب نے جلد ہی کلب سے Solo کر لی اور پھر اپنے اڑان کے گھنٹے پورے کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا انہی دنوں ایئر فورس والے انٹرویو کے لئے کلب گئے- منیر چونکہ اپنے ساتھیوں میں اعزاز کے ساتھ پاس ہوئے تھے اول قرار دیئے گئے تھے اسی لئے ایئر فورس والوں نے ان کی ہکلاہٹ کو بھی نظر انداز کر دیا اور منتخب کر لیا- یہ عجیب بات تھی کہ جب وہ اڑان پر اوپر جاتے تھے تو ان کی ہکلاہٹ دور ہو جاتی تھی- دسمبر 1950ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم لوگ لاہور سے ربوہ منتقل ہوئے اور جنوری 1951ء میں خلیفہ منیر الدین احمد ایئر فورس میں G.D پائیلٹ منتخب ہو کر ٹریننگ کے لئے چلے گئے-

ٹریننگ کے دوران اور اس کے بعد جب بھی رخصت پر ہوتے- ان کا یہ معمول تھا کہ ربوہ کے سوا کہیں نہ جاتے ان کے دوسرے بھائی مُصر ہوتے کہ ہمارے پاس لاہور یا کراچی بھی آکر کچھ وقت گزارا کریں لیکن 1951ء سے لے کر 1965ء تک مجھے ایک بھی موقع یاد نہیں جبکہ وہ رخصتوں میں ربوہ کی بجائے کسی دوسری جگہ گئے ہوں- آتے ہی سب سے پہلے حضرت امام جماعت الثانی سے ملاقات کرتے- دعا کے لئے عرض کرتے اپنی سب سے بڑی ہمشیرہ حضرت ام ناصر کے ہاں جاتے- منیر کو یہ فخر حاصل تھا کہ وہ حضرت سیدہ ام طاہر کے رضاعی بیٹے بھی تھے- باقی وقت دوستوں عزیزوں کے ساتھ اور شکار پر صرف کرتے- جب ان کی آمد ہوتی تو ہمارے لئے ایک یہ بات بھی باعث خوشی ہوتی کہ اب شکار کے پروگرام بنیں گے اور کارتوس ہمیں خوب ملیں گے-

منیر ہمارے ساتھ ہاکی اور کرکٹ کھیلتے بعض اوقات محلے اور ماحول کے بچے گلی ڈنڈا کھیلتے تو ان میں بھی شامل ہوتے- ان کی وفات کے بعد خدام نے کئی مرتبہ ان کی یاد میں ٹورنامنٹ کروائے-

جن دنوں پاکستان ایئر فورس نے امریکہ سے F-86 سیبر جہاز خریدنے کا فیصلہ کیا- چونکہ یہ پہلے جیٹ جہاز تھے جو ایئر فورس میں شامل ہو رہے تھے- اس لئے ان جہازوں کی ٹریننگ کے لئے امریکہ میں جو پہلا گروپ گیا- آپ اس میں شامل تھے- فلائینگ کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ سکواڈرن لیڈر کے آگے امتحانات میں شامل ہونا ترک کر دیا کہ پھر انتظامیہ میں آکر فلائینگ چُھٹ جائے گی- چونکہ آپ کی تعیناتی سرگودھا بیس بننے کے بعد یہاں ہوئی تھی ابھی پوری طرح میس وغیرہ نہیں بنا تھا اس لئے ہر وقت ان کا کراچی آنا جانا رہتا تھا- کہا کرتے تھے کہ وہ 35 منٹ میں سرگودھا سے کراچی چلے جاتے ہیں لیکن ربوہ آتے ہوئے (بذریعہ سڑک) ایک گھنٹہ سے زائد لگتا ہے جو کہ صرف 28 میل ہے جب بھی فرصت ملتی ویک اینڈ میں ربوہ آجاتے- پھر آکر بتاتے کہ جب میں یہاں سے گزرا تو کون کون صحن میں یا باہر کھڑا تھا- فلائینگ میں بہت مہارت رکھتے تھے- ٹارگٹ شوٹنگ میں بھی منفرد مقام تھا- ساری ایئر فورس میں ان کو نڈر اور بہادر سمجھا جاتا تھا ایئر فورس کے افسران نے بعد میں بتایا جن میں ایئر مارشل انور شمیم ایئر مارشل ظفر چوہدری' ایئر مارشل اصغر خان' ایئر مارشل حکیم اللہ' ایئر مارشل سعید اللہ اور دوسرے کئی سر کردہ افسران شامل ہیں- ان کی مہارت اور احترام کی وجہ سے ایئر فورس میں "پامنیر" کے نام سے جانے جاتے تھے-

ائیر مارشل اصغر خان کا ایک یوم فضائیہ پر بیان آیا تھا کہ "ہمیں رفیقوں اور منیروں کی ضرورت ہے"

6- ستمبر 1965ء کو جب ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا اس وقت منیر سرگودھا بیس پر Air Operation Officer تھے- باوجود انتظامیہ میں ہونے کے کشمیر کے کئی معرکوں میں شامل ہو چکے تھے- انہوں نے جہاں دشمن کے کئی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کیں سرینگر ایئرپورٹ پر جیٹ طیاروں کو بھی نشانہ بنایا ہر جو ٹکری حملہ کے لئے جاتی منیر اس میں شامل ہونے کو تیار ہوتے- امرتسر کا راڈار سٹیشن ایسا محفوظ تھا کہ ایک تو درختوں اور عمارتوں میں گھرا تھا دوسرے اس کے گرد ایک ایک گنز Ac-Ac-guns کی بھرمار تھی اسی راڈار کی تباہی اتنی ضروری تھی کہ اسی کے بغیر دشمن کی فوج اور ان کے جہازوں پر حملے مشکل ہو رہے تھے- امرتسر کے راڈار سٹیشن پر منیر بھی دو ایک حملوں میں اس سے قبل شامل ہو چکے تھے- جہاز جب حملہ آور ہونے کے لئے غوطہ لگاتا تو کئی طرف سے توپیں گولے برسانا شروع کر دیتیں اس لئے راڈار کی صحیح جگہ کا اندازہ نہ ہوتا-

آخر 11- ستمبر کا وہ یادگار دن آگیا جب ایئر وائس مارشل حکیم اللہ اپنی ٹکڑی لے کر حملہ کے لئے روانہ ہوا چاہتے تھے- انہوں نے اپنے ساتھی تین نمبر پکارے اور چوتھے کے بارے میں پوچھا نمبر (4) کون ہے- اس سے قبل کہ نمبر 4 بولے- منیر فوراً آگے بڑھے اور کہا کہ جناب میں نمبر 4 ہوں حکیم اللہ مسکرائے اور کہا کہ اچھا تم ہی سہی- اس طرح اس حملہ میں شامل ہو گئے- جاتے ہوئے اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو کہہ گئے کہ آج میں راڈار کو تباہ کر کے آؤں گا یا پھر خود واپس نہیں آؤں گا- انہوں نے راڈار کی تباہی کو اپنی عزت نفس کا مسئلہ بنا لیا تھا- انہیں موت کا قطعاً خوف نہ تھا- نڈر منیر خوشی خوشی قدم اٹھاتے اپنے سیبر جہاز کی طرف چل دیئے- چاروں جہاز جن میں ایک F-107 اور تین F-86 سیبر تھے- F-107 کا کام ان جہازوں کی حفاظت اور متوقع حملہ آور دشمنوں کے جہازوں کو روکنا اور مار گرانا تھا-

جہاز جلد ہی اپنے ٹارگٹ پر جا پہنچے وہاں انہوں نے راڈار اور اس کے قریب ہی مندر بھی دیکھ لیا منیر بولے میں نے دیکھ لیا ہے- اور پھر چکر لگا کر غوط لگایا- عین ٹارگٹ پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی- باقی ساتھیوں نے راڈار کے پرخچے اڑتے دیکھے- حملہ کے بعد منیر اوپر کو اٹھے عین اس وقت ان کے جہاز کو ایک زمینی گولہ لگا زمینی توپوں کے دہانے ان گنت گولے برسا رہے تھے منیر کی صرف اتنی آواز سب نے وائرلیس پر سنی "D AM HIT" کہ مجھے گولہ لگا ہے اور پھر دوسرے مجاہدین نے یہ دیکھا کہ جہاز چکر لگا کر آیا اور عین راڈار سے ٹکرا گیا- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمینی گولے سے جہاں جہاز کو نقصان پہنچا وہاں منیر احمد ان کے Bail Out نظام کو بھی نقصان پہنچا کیونکہ تمام رابطے کٹ گئے منیر بیل آؤٹ کر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری صفدر نذیر گولیکی - مربی سلسلہ

ہائیکنگ- سرسبز وادیوں اور بلند و بالا پہاڑوں کی سیر

موسم گرما کی رخصتوں میں ہم نے مکرم محمد دین صاحب ناز کی سرکردگی میں ہائیکنگ کا پروگرام بنایا۔ اور یہ پروگرام پورے دس دن سیاحت کا تھا۔ ہمارا پیدل سفر ڈاڈر (ایبٹ آباد) سے شروع ہوا۔ شام 5 بجے کے قریب ہم سب ڈاڈر پہنچے۔ اندھیری رات ہولے ہولے روشنی کو لپیٹ رہی تھی۔ ہم نے اپنا سامان ریسٹ ہاؤس کے ایک کمرہ میں رکھا اور شام کے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے کیونکہ دوپہر کا کھانا سفر کی وجہ سے نہ کھا سکے تھے۔ بہرحال گروپ کے 10 لڑکوں کو "بیجوں" میں تقسیم کر دیا گیا۔ یعنی ہر بیج میں 3 لڑکے تھے اور ان کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ ناشتے کے ساتھ دوپہر کا کھانا بھی تیار کیا کریں گے اور ہر منزل پر پہنچنے کے بعد شام کا کھانا تیار کرنا ہوگا۔ نگران صاحب نے سات جگہوں پر جانے کا پروگرام بنایا۔ (1) کنڈ (2) شہید پانی (3) ندی (4) شڑاں (5) شوگراں (6) کاغان (7) سیف الملوک جھیل۔

کنڈ سے لے کر سیف الملوک تک قریباً 100 میل کا سفر بنتا ہے جو ٹیم کو پیدل طے کرنا تھا۔ کھانے پینے کا سامان اتنا تھا کہ اٹھا کر چلنا ناممکن تھا۔ جس مزدور کو سامان دکھاتے وہ واپس آنے کا کہہ کر چلا جاتا گویا فرار ہو جاتا۔ اگلے دن ہمارے سفر کا آغاز دوپہر کے بعد شروع ہوا۔ ہم نے 3 گدھے کرایہ پر لئے۔ گدھوں کے مالک نے ہمارا سامان دو گدھوں پر لاد دیا اور تیسرے پر چارہ وغیرہ۔ ہم قریباً 4 بجے ڈاڈر سے روانہ ہوئے۔ ڈاڈر سے کنڈ قریباً 8 میل بلندی پر ہے۔ چیڑ کے بلند و بالا درخت اور اس میں بل کھاتا ہوا راستہ ہوا کی سرسراہٹ عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ ڈھلتے ہوئے سورج کی سرخی مائل کرنیں آنکھوں کو بھاتی تھیں اور پھر جولائی کے مہینے میں ٹھنڈک کا احساس روح پر وجدانی کیفیت طاری کرنے کے لئے کافی تھا۔

ہم رات کو 9 بجے کے قریب کنڈ پہنچے۔ تھکاوٹ سے چور اور بھوک سے نڈھال۔ گھپ اندھیرا ہو کا عالم۔ کاٹ کھانے والی خاموشی۔ ریسٹ ہاؤس کھولا گیا کتنے خوبصورت سامان سے مزین تھا۔ کارپٹ۔ پلنگ۔ گویا کہ ہر چیز موجود تھی شام کا کھانا پکانے کا مرحلہ آیا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس قدر کھانا پک چکا ہے۔ بہرحال کھانا چاول اور دال تیار ہوا دسترخوان لگایا گیا اور ہم رات 11 بجے کھانا کھا کر سونے کی تیاری کرنے لگے مگر نیند کوسوں دور تھی باوجود تھکاوٹ کے نیند نہیں آ رہی تھی۔ دوستوں کی مجلس گرم ہوئی۔ لطائف کہانیاں گپیں جو جس کو یاد تھا سننے میں آیا۔

رات 3 بجے کے قریب نیند آئی اور پھر خوابوں کی دنیا شروع ہوئی۔ گھر سے کوسوں دور پڑے سو رہے تھے۔ فجر کے قریب نگران صاحب نے سب کو جگایا اور جلدی سے ناشتہ کرنے اور روانگی کے بارے میں کہا۔ چنانچہ ناشتہ کرنے کے بعد سامان گدھوں پر لادا گیا اور سب روانگی کے لئے تیار ہو گئے۔

سرسبز و شاداب میدان میں کھڑے ہو کر تصویر بنائی گئی اور کچھ دیر ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا گیا کیونکہ رات کو تو کچھ پتہ بھی نہیں چلا تھا کہ کدھر سے آئے ہیں اور کیا منظر ہے۔ ہم بلندی پر تھے ہمارے ارد گرد گہری کھائیاں بلند پہاڑ اور خوبصورت ریسٹ ہاؤس تھا پرندوں کی رنگ برنگی بولیاں اللہ کی تسبیح کی صحیح تصویر پیش کر رہی تھی۔ کنڈ میں صبح کی سردی لاہور میں موسم سرما کی سردی جیسی تھی۔ ہمیں سوئیٹر اور اوورکوٹ پہننے پڑے۔

اب اگلی منزل کی طرف روانگی شروع ہوئی "شہید پانی" یہ جگہ کنڈ سے سولہ میل کے قریب ہے۔ ہم یہاں شام 5 بجے کے قریب پہنچے۔ شام کے سائے ڈھل رہے تھے۔ مالی سے کہہ کر ریسٹ ہاؤس کھلوایا گیا۔ سامان اتارا اور عبادت کی ادائیگی کے بعد کھیل کود میں مصروف ہو گئے۔ شام کے کھانے کے لئے ایک مرغ خریدا گیا۔ ہمارے جن دوستوں کی کھانا پکانے کی باری تھی۔ ان کے لئے بڑا مسئلہ مرغ کو پکڑنا اس کو ذبح کرنا اور پھر اس کو اچھی طرح پکانا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ رات 11 بجے تک ہنڈیا چولہے پر رہی مگر مرغ میاں گلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے سو جتن کئے مگر سب بیکار آخر اس طرح مرغا کھا کر پیٹ کی آگ کو ٹھنڈا کیا گیا۔

یہ بتاتا چلوں کہ یہ علاقے وادی سیرین کہلاتے ہیں۔ یہاں پر جیپ کے ذریعے پہنچنے کا بھی رستہ ہے لیکن جو مزا پیدل چلنے میں آتا ہے وہ گاڑی میں سوار ہو کر سفر کرنے میں نہیں۔ شہید پانی میں پانی کی قلت ہے۔ جوہڑ کے پانی یا بارش کے پانی پر گزارا کیا جاتا ہے۔

رات کو کافی سردی تھی۔ صبح کے وقت سیر کا پروگرام بنایا گیا اور کافی لمبی سیر کی گئی۔ خوشگوار فضا سے خوب محظوظ ہوئے اور 8 بجے کے قریب یہاں سے روانگی ہوئی

جمعہ کا دن تھا اور ہماری منزل "ندی" تھی۔ جو 17 میل کے فاصلے پر تھی۔ آج سفر کے دوران تھکاوٹ بھی کم ہوئی اور سفر بھی جلدی سے طے ہوا۔ راستہ بھی آسان تھا زیادہ پیچیدہ اور خطرناک نہیں تھا۔ "ندی" پہنچ کر سب نے کھانا کھایا۔ اور پھر نہانے دھونے کا پروگرام بنایا گیا۔

اخروٹ کے درختوں کے درمیان گہرائی میں بہتے ہوئے چشمے کے ٹھنڈے پانی نے آنکھوں میں تراوٹ اور قلب و ذہن میں طمانیت پیدا کی پانی جو مسلسل پتھروں سے ٹکرا کر نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں تھا اپنی آواز سے عجیب کشش پیدا کر رہا تھا۔ یہاں ہم خوب نہائے خوب کھیلے پھر عبادات ادا کیں۔

"ندی" میں گزاری ہوئی رات بھولنے نہیں پاتی۔ چودھویں رات کے چاند کی چاندنی پانی کی مچلتی ہوئی لہریں اور خاموشی دور سے آتی ہوئی بانسری کی مدھر لے درختوں سے اٹھتی ہوئی بھینی بھینی خوشبو' اونچے' لمبے پہاڑوں کے سائے۔ یہ سب کچھ میرے پیارے وطن کی حسین وادیوں کے تحفے ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔

آج صبح سفر کا چوتھا دن تھا۔ آج ہماری منزل ڈھلوان کی طرف یعنی بلندی سے نیچے کی طرف تھی یعنی "شڑاں" جانا تھا یہ جگہ بھی لاجواب ہے قریباً 18 میل کا سفر طے کر کے ہم 4 بجے کے قریب شڑاں پہنچے۔ ریسٹ ہاؤس پہلے ہی ریزرو ہو چکے تھے۔ ہمیں رات گزارنی تھی سردی کا خوف تھا۔ ہم نے ایک کچے بنے ہوئے ہوٹل والے سے بات کی اس نے برآمدے میں سونے کی اجازت دے دی جو اس وقت ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھی۔ اتنی خوبصورت جگہ پہلے سے بڑھ کر حسین و جمیل وادی۔ اتنے گھنے درخت پہلے نہیں دیکھے تھے۔

ماحول کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں ریچھ بہت ہیں جو رات کو اکثر حملہ آور ہوتے ہیں اور وہ رات کو پانی پینے کے لئے چھوٹے سے نالے پر آتے ہیں جو قریب ہی بہہ رہا تھا۔ خدا کا نام لے کر ہم نے اپنے بستر برآمدے میں بچھا دیئے اور وہاں کے لوگوں سے وادی کے حالات معلوم کرنے لگے۔ رات 11 بجے کے بعد سونے کے لئے جب ہم لیٹے تو سردی کی ٹھنڈی لہر نے کپکپاہٹ طاری کر دی۔ میرے پاس صرف ایک کمبل تھا۔ جو نصف نیچے اور نصف اوپر لیا ہوا تھا۔ اس نامکمل بستر سے اتنی کپکپی طاری ہوئی کہ باوجود جسم کو خوب لپیٹنے کے سردی دور نہ ہوئی۔ میں نے سوچا ذرا اپنے ساتھ لیٹے ہوئے عبدالماجد کو دیکھوں کہ آیا اسے بھی سردی لگ رہی ہے یا نہیں دیکھا تو وہ بھی کانپ رہا تھا۔ ہم نے ساری رات اسی طرح گزاری لیکن اس حالت میں بھی لذت تھی اور ایسا لطف تھا جو آج تک یاد ہے۔

صبح ناشتے کے بعد خوب سیر کی 10 بجے کے قریب شوگراں جانے کے لئے تیاری شروع ہوئی۔ آج کا سفر کٹھن لمبا اور زیادہ پیچیدہ تھا۔ چڑھائیاں اور اترائیاں۔ لیکن سفر اختتام کو پہنچ رہا تھا کیونکہ "پارس" پہنچ کر بس کا سفر بھی میسر آ جاتا ہے یہ مرحلہ ذرا تکلیف کا باعث بھی بنا کہ راستے میں بارش آ گئی۔ پھسلن کی وجہ سے صحیح طرح چلا نہیں جا رہا تھا۔

شام کو چھ بجے کے قریب دریا کے کنارے (دریائے کنہار) پر واقع وادی پارس پہنچے دریائے کنہار کا پانی بولو سر جھیل اور سیف الملوک جھیل کے پانی کو لیے ہوئے بہتا ہے۔ اتنا تیز کہ خدا کی پناہ۔ جب ہم دریا پار کر رہے تھے تو پل پر کھڑے ہو کر پانی کی طرف دیکھا نہیں جاتا تھا۔ ہمارے نگران صاحب نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارے سارے بستر دریا کی نذر ہو گئے تھے جو بس کی چھت سے گر پڑے تھے۔

پارس میں بہت خوبصورت ہوٹل بھی ہیں ہم نے ایک ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ میں جگہ حاصل کی۔ دریا کے پانی کا مسلسل شور بلند ہو رہا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بارش ہو رہی ہو۔ دریائے کنہار پر پن چکیاں کثرت سے ہیں اور اس کے کناروں کے ساتھ ساتھ نرسریاں اپنی بہار دکھا رہی تھیں۔

پارس سے اوپر بلندی پر "شوگراں" ہے جو کہ "گیوائی" سے سیدھے راستے پر 3 میل کے فاصلے پر ہے۔ صبح ہوتے ہی ہماری منزل "شوگراں" تھی۔ "شوگراں" میں سابق صدر پاکستان محمد ایوب خاں کی خاص نگرانی میں خوبصورت پارک اور سیرگاہ بنائی گئی ہے "شوگراں" کے ایک طرف برف پوش کاکڑا کے پہاڑ ہیں اور دوسری طرف کے ٹوکی بلند و بالا چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ لالہ زار ہوٹل سیمیں پردوں سے مزین ہیں۔

سارا دن شوگراں میں گزارنے کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پارس پہنچے اور پھر آخری منزل یعنی "سیف الملوک جھیل" کے لئے تیاری کرنے لگے صبح سویرے روانگی ہوئی۔ کاغان تک بس پر سفر کیا اور پھر کاغان سے سیف الملوک (جو 6 میل کے فاصلے پر ہے) پیدل سفر کیا۔ سارا راستہ برف سے ڈھکا ہوا تھا بڑے بڑے برف کے تودے اور ان پر سورج کی شعاعیں چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نظر آ رہی تھیں۔ ہم سیف الملوک 12 بجے کے قریب پہنچے۔ "سیف الملوک" جھیل کیا ہے؟ قدرت کا حسین تحفہ ہے پیالہ نما یہ جھیل جس کے تین اطراف برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور ان میں سے رستا ہوا پانی اور یہی پانی دریائے کنہار کی زینت بن رہا تھا برف پر چلنے کا مزہ آ گیا۔ ہم نے برف کے گولے بنا بنا کر ایک دوسرے کو مارے بعض دفعہ تو کمر تک برف میں دھنس جاتے تھے۔

دوپہر کا کھانا سیف الملوک جھیل کے کنارے بیٹھ کر کھایا۔ چائے ہوٹل سے منگوائی جو ہم تک پہنچتے ہی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ یخ بستہ ہوائیں جسم پر کپکپی طاری کرنے کے لئے کافی تھیں۔ سارا دن قدرت کی رعنائیوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد ہم شام کے قریب واپس "کاغان" پہنچ گئے۔

کاغان کی شام کا حسن۔ شفق کی سرخی میں پہاڑیوں میں غروب ہوتے ہوئے سورج کی کرنیں برف پر روپہلی سنہری اور قرمزی نقش بنا رہی تھیں پہاڑوں کے دامن میں استادہ درخت اور ان پر قدرت کے بنائے ہوئے برف کے حسین اور دلآویز بلوری نقش سونے چاندی کی طرح چمک رہے تھے شام نہایت سرد تھی۔ رات ہوتے ہی سردی نقطہ عروج پر پہنچ گئی۔ سولہویں رات کا چاند...... برف کے موتیوں سے سجے ہوئے قد آور درخت اور ان کے پیچھے برف کی چادر اوڑھے بلند و بالا پہاڑ۔ یہ دلکش امتزاج نہایت حسین تھا۔ اور سردی کا غلبہ ہم سب پر تھا۔ لیکن پھر بھی ہمت کر کے یہ نظارہ دیکھا۔ "کاغان" میں کھایا ہوا کھانا۔ شڑاں جاتے ہوئے راستے میں بکریوں کا دودھ اور سیف الملوک جھیل کے کنارے پی ہوئی چائے کی لذت کئی سال گزرنے کے بعد بھی دل میں اور ذہن میں تازہ ہے۔

یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے۔ جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

نذیر احمد خادم

محترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب

الفضل 15- اگست 1997ء میں استاذی المحترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر شدید صدمہ ہوا اور دیر تک آنکھیں اشکبار رہیں۔ اور دل آپ کی مغفرت وبلندی درجات کے لئے وقف دعا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو تسکین عطا کرے' آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حقیقت یہی ہے کہ ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں۔ اس جہان کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور رب ہی کی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی' نہ کوئی ثانی

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد امام جماعت (الثالث) کی توجہ کی برکت سے کالج قائم ہوا۔ حضرت صاحب ممدوح اس وقت صدر' صدر انجمن احمدیہ تھے۔ یہ کالج اس پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ کے لوگوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت اس کالج کے پہلے پرنسپل کی حیثیت سے محترم چوہدری عبد السلام صاحب اختر کی تقرری فرمائی اور ان کے ساتھ ہی اسلامیات و عربی کے مضامین پڑھانے کے لئے محترم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم۔اے کا تقرر فرمایا۔ یہ دونوں معزز حضرات منکسر المزاج' مرنجاں مرنج اور نہایت خوش اخلاق تھے۔ اپنے اعلیٰ کردار کے ساتھ ساتھ بے حد محنتی اور فرض شناس ہونے کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے۔ طلبہ بھی ان دونوں سے بہت مانوس تھے۔ خاکسار کو اس کالج کی پہلی کلاس میں داخلہ لینے اور اپنا ایف۔ اے کا امتحان پاس کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ جس چیز نے میرے دل پر سب سے زیادہ اثر کیا وہ یہ تھی کہ استاذی المحترم عبد السلام صاحب اختر اور استاذی المحترم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب کے مابین ایک مثالی افہام و تفہیم' باہمی یک جہتی اور پیار و محبت بلکہ بے تکلفی تھی۔ اس چیز نے کالج کے ماحول (طلبہ و دیگر اساتذہ) پر اور گھٹیالیاں کے لوگوں کے دلوں پر ایک بہت ہی مثبت اور خوشگوار اثر ڈالا۔ محترم اختر صاحب ہمیں انگریزی پڑھایا کرتے تھے اور محترم محمد عثمان صدیقی صاحب عربی اور اسلامیات کے مضامین۔ ہر دو صاحبان کا طریقہ تدریس بہت موثر ہوتا۔ ہر بات دلنشین و ذہن نشین ہوتی چلی جاتی۔ سبق پڑھانے اور سننے یا ٹیسٹ لینے میں شفقت کا پہلو غالب تھا۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (اللہ آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے) نے الفضل میں محترم عبد السلام صاحب اختر کے ٹی آئی کالج گھٹیالیاں کے پرنسپل کے طور پر جناب اختر کی تقرری پر اپنے اطمینان و خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اوصاف پر بھی روشنی ڈالی۔ حق یہ ہے کہ ان ہر دو حضرات نے محنت و جانفشانی اور پیار و محبت اور اپنے اعلیٰ نمونہ کے حسین نقوش قائم کئے۔ درس و تدریس اور نصابی سرگرمیوں کے علاوہ "بزم ادب" کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس میں طلباء کو تقریر کی مشق کا موقع ملتا۔ مباحثات بھی ہوتے۔ ہمارے یہ مہربان اور شفیق اساتذہ ہماری خوب حوصلہ افزائی فرماتے اور بہت خوش ہوتے۔ خاکسار کو اکثر مباحثات میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے طور پر حصہ لینے کا موقع ملتا۔ تقریری صلاحیتوں کو مزید نکھارنے اور جلاء دینے کے لئے دوسرے کالجوں میں بھی بھیجا جاتا۔ چنانچہ ایک بار مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک اردو مباحثہ میں حصہ لینے کا بھی موقع ملا۔ اس وقت موضوع زیر بحث تھا۔ اس ایوان کی رائے میں معاشرہ کی اصلاح قانون سے نہیں اخلاقی اقدار سے وابستہ ہے۔" انگریزی مباحثہ کا موضوع تھا۔

"Men Are Ruled by Women"

اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کالج کے پرنسپل تھے۔ آپ نے تعلیم السلام کالج ربوہ کے اس بین الکلیاتی مباحثہ کا افتتاح ان الفاظ میں فرمایا:-

"I Declare This Annual Debates Open"

عطاء المجیب صاحب راشد اس وقت کالج یونین کے سیکرٹری تھے۔ ان سے ان مباحثات کے موقعہ پر خاکسار کی پہلی ملاقات ہوئی۔ ہمارے مشفق و مہربان استاذ جناب عبد السلام اختر نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے علاوہ ربوہ میں دیگر بزرگان سے ہماری ملاقات کروائی۔ ربوہ کے تعلیمی ادارے اور دوسرے اہم مقامات دکھائے۔ یہ کمال درجہ کی شفقت سے معمور ہماری تربیت کرنے کا دلکش انداز تھا۔ اللہ ان کی روح پر انوار و رحمت کا نزول فرمائے۔ آمین۔ میں ان دنوں گھٹیالیاں میں اپنی پھوپھی جان اور بڑے بہنوئی محترم چوہدری بشیر احمد صاحب (جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) کے پاس رہا کرتا۔ ہمارے مہربان اساتذہ کرام جناب پروفیسر محمد عثمان صاحب اور جناب اختر کی شفقت ہی تھی کہ ہم کالج اوقات کے علاوہ بھی کالج جاتے اور اپنے ان اساتذہ کی نیک صحبت سے استفادہ کرتے۔ اختر صاحب ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ اپنی تازہ نظمیں الفضل میں بھجوانے سے پہلے ہمیں سنا کر محظوظ کیا کرتے۔ آپ کی ایک نظم "وجہ اطمینان ہے گھٹیالیاں میرے لئے" اس علاقہ میں بہت مقبول ہوئی۔ اسی طرح ان کی ایک نظم "ڈھول ہوتے ہیں سہانے دور کے۔" کا بھی کافی دنوں چرچا رہا وہ نظم بھی الفضل میں شائع ہوئی جس کا ایک شعر یوں تھا۔

ملگجے کھیتوں میں یہ سرسوں کے پھول
جیسے بھٹی۔ میں چنے پسرور کے
ڈھول ہوتے ہیں سہانے دور کے

کالج یونین گھٹیالیاں کا پہلا سیکرٹری اور آئندہ سال اس کا پہلا صدر ہونے کا بھی عاجز کو اعزاز حاصل ہوا۔ اس عرصہ میں متعدد طلبہ کو تقریر اور تحریر کی مشق کرنے کا موقع ملا۔ محترم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی اسلامیات اور عربی کے مضامین پڑھاتے ہوئے ان میں ایک نئی جان ڈال دیتے۔ دوران تدریس عمدہ نصائح اور آئندہ زندگی میں کام آنے والی مفید باتیں بھی بتاتے اور طلباء کی دینی اور اخلاقی تربیت کا اتنا خیال رکھتے کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کم از کم مجھے تو کوئی اور ایسا استاد نہیں ملا جو اس درجہ انہماک اور درد دل کے ساتھ طلبہ کی اصلاح و تربیت کا فریضہ سرانجام دینے والا ہو۔ آپ کو اردو انگریزی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ کالج یونین کے اجلاسات میں خاکسار کی درخواست پر متعدد بار عربی اور انگریزی زبانوں میں تقاریر کیں۔ آپ لیکچر کے دوران تختہ تحریر (Black Board) پر خط نسخ بہت ہی خوبصورت اور دلکش انداز میں لکھتے۔ ماہنامہ الفرقان اور ہفتہ وار لاہور میں آپ کا منظوم عربی کلام اکثر شائع ہوا کرتا۔ یوں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ یہ قلمی خدمت بھی آپ سرانجام دیتے۔ کالج کے اوقات میں اور اس کے بعد بھی آپ کا نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہوتا کیونکہ عملی طور پر آپ جس رنگ میں عبادات کی پابندی کرتے اس کا رنگ بھی آپ کے طلبہ پر چڑھتا۔ غصہ آپ کو کم کم ہی آتا۔ بہت ضبط سے کام لینے والے اور متحمل مزاج تھے۔ اپنے طلبہ کے لئے دعائیں کرنے کے عادی تھے اور طلبہ کے مسائل میں ہمدردانہ دلچسپی لیتے اور رہنمائی کرتے۔ اٹلی۔ سسلی اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی خدا کا پیغام پہنچانے کی آپ نے سعادت پائی اور ایک مثالی استاد کے طور پر بھی اس پیشہ سے وابستہ رہ کر جس اعلیٰ کردار کا نمونہ آپ نے دکھایا اللہ اس کی شیریں جزا آپ کو دے۔ آپ کی وجیہہ اور خوبصورت و خوب سیرت شخصیت کا تصور کر کے غالب کا یہ شعر بے اختیار نوک قلم پر آ رہا ہے۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

اپنے اس نہایت پیار کرنے والے' محنت و شفقت سے پڑھانے والے اور ساتھ ساتھ آداب حیات سکھانے والے محسن استاد کی یاد میں دل فگار اور آنکھیں اشکبار ہیں پر۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یاد رفتگان

چوہدری منظر بشیر شاہدرہ ٹاؤن

محترم چوہدری لطیف احمد صاحب

میرے والد محترم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ خدمت دین کا بہت زیادہ جذبہ رکھتے تھے آپ پیدائشی احمدی تھے۔ جماعت سے بہت محبت تھی آپ پہلے فوج میں بھرتی ہوئے اور 1971ء کی جنگ میں جنگی قیدی بھی رہے اس کے بعد آپ نے فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی اور گاؤں میں زراعت کے شعبہ سے منسلک ہو گئے اور پھر کچھ سال بعد آپ نے اینٹوں کا بھٹہ لگایا۔

آپ کی خدمت دین کو دیکھتے ہوئے آپ کو سیکرٹری وقف جدید ضلع سیالکوٹ مقرر کیا گیا اور آپ نے دین کو ہر کام پر مقدم رکھا اور پہلے سے زیادہ دینی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا آپ نے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی بھی تربیت کی اور مجھے جب میں نہم جماعت کا طالب علم تھا بڑی باقاعدگی سے عبادات کی پابندی کروائی اور مجھے فرماتے رہتے بیٹا یہی عمر ہے تمہاری دین کی خدمت کرنے کی اس لئے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آپ نے میری بہنوں کو بھی عبادات کا پابند کر دیا۔ آپ بہت صفائی پسند تھے صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے آپ بہت زیادہ چندہ دیا کرتے تھے اور اپنے والدین اور دادا دادی کا بھی چندہ دیا کرتے تھے اور ہمیں فرماتے بیٹا جب بھی تم پیسے لو پہلے اس میں سے خدا کی راہ میں دیا کرو آپ غریبوں کی مدد بھی فرمایا کرتے تھے۔

آپ بروز جمعہ 20- ستمبر 1996ء کو اپنے بھٹہ سے خطبہ سننے کے لئے اپنے ڈیرہ پر آ رہے تھے کہ راستہ میں حادثہ کا شکار ہو گئے اور وہیں اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ میں آپ کا ذکر خیر کیا اور جنازہ غائب پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اپنے والدین سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو

میری باتوں کو متوجہ ہو کر سنو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں صرف تمہارے کان تک ہی رہ جائیں۔ اور تم ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اور یہ تمہارے دل تک نہ پہنچیں۔ نہیں۔ بلکہ توجہ سے سنو اور ان کو دل میں جگہ دو اور اپنے عمل سے دکھاؤ کہ تم نے ان کو سرسری طور پر نہیں سنا اور ان کا اثر اسی آن تک نہیں بلکہ گہرا اثر ہے۔ اس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مسز البرائٹ کا دورہ مشرق وسطیٰ

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے اپنے دورہ مشرق وسطیٰ کے دوران کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی ہے پوزیشن ابھی تک اس جیسی ہی ہے جو ان کے دورے سے پہلے موجود تھی۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نتن یاہو نے اپنے عزائم میں کسی قسم کی کمی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اپنی نو آبادیوں کے سلسلے میں کوئی مثبت اشارہ نہیں دیا بلکہ اپنی شرائط کے پورے ہونے کے بعد ہی امن مذاکرات میں شامل ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ مسز البرائٹ نے بھی ان تمام امور سے متعلق کوئی زور دینا مناسب نہیں سمجھا حالانکہ کون نہیں جانتا کہ اسرائیل امریکہ کے فیصلوں سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ مسز البرائٹ کا بھی زیادہ زور یاسر عرفات پر ہی رہا کہ وہ دہشت گردوں کے سلسلے میں اسرائیل کی شرائط کو پورا کریں تاکہ مذاکرات شروع کئے جا سکیں۔ وہ تو اسرائیل کو اس بات پر بھی آمادہ نہ کر سکیں کہ اسرائیل نے فلسطین کے جو جائز فنڈز روک رکھے ہیں وہ جلد ادا کر دے تاکہ فلسطین اپنے علاقے میں اپنا کام جاری رکھ سکے۔ اور نہ ہی یاسر عرفات کے ان اقدامات کا کوئی ذکر کیا جو کہ انہوں نے ابھی تک دہشت گردوں کو پکڑنے کے لئے کئے ہیں بلکہ اسرائیل کی طرح ان کو ناکافی سمجھتے ہوئے یاسر عرفات کو مزید اقدامات کا مشورہ دیا۔ مسز البرائٹ نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں یہ ہرگز نہیں کہوں گی کہ میں نے اس دورہ میں کوئی بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں اعتماد کا بحران ہے جو بہت سخت ہے۔ اور اس اعتماد کو بحال کرنے کے لئے ابھی بہت کام کرنا ہو گا۔

انہوں نے بتایا کہ اسرائیل اور فلسطین کے نمائندے جلد واشنگٹن میں ملاقات کریں گے لیکن ابھی تک ان کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے یہ میٹنگ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس سے پہلے ہو گی۔

امریکہ اگر امن معاہدے کے معاملے میں سنجیدہ ہے تو اسے سمجھ لینا چاہے کہ اسے اسرائیل کے ارادوں کے برخلاف یاسر عرفات کے ہاتھ مضبوط کرنا ہوں گے کیونکہ صرف وہی ایک ایسے لیڈر ہیں جو فلسطینیوں کو قابل قبول ہیں اور وہی فلسطینیوں کو اس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ اوسلو معاہدہ کو تسلیم کر لیں۔ لیکن مسز البرائٹ نے تو الٹا یاسر عرفات کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی ہے اور صرف نتن یاہو کے پیغامات اور شرائط ان تک پہنچائے ہیں۔

بہرحال مسز البرائٹ نے اپنے اس دورہ میں ایک غیر جانب دار شخصیت کا کردار ادا نہیں کیا جس کی ان سے خاصی توقع رکھی گئی تھی۔

○○○

کشمیر اور اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی اس سال کی رپورٹ میں پھر جموں و کشمیر کے مسئلہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ خود اقوام متحدہ کی پاس کردہ قراردادوں کے مطابق یہ مسئلہ 1948ء سے موجود ہے اور ابھی تک ان قراردادوں کے مطابق حل نہیں کیا جا سکا۔ عجیب بات یہی ہے کہ اقوام متحدہ اپنی ہی قراردادوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کس طرح اس مسئلے کو اپنی رپورٹ سے خارج کر سکتا ہے۔ یہ رپورٹ ہر سال جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کا یہ نامنصفانہ رویہ تین سال سے چلا آ رہا ہے اور پاکستان نے پہلے کی طرح پھر اس پر احتجاج کیا ہے۔

پاکستان کے محکمہ امور خارجہ کی طرف سے جو احتجاجی بیان جاری کیا گیا ہے اس میں ترجمان نے کہا ہے کہ اس فروگذاشت نے نہ صرف پاکستان کو مایوس کیا ہے بلکہ اقوام متحدہ کی کارکردگی کے متعلق بھی کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑا۔ اور اپنی عالمگیر ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے سلسلے میں اس کا تاثر مجروح ہوا ہے۔

اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جموں و کشمیر کے مسئلے کے بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ کی طرف سے ایسی فروگذاشت ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ پاکستان اقوام متحدہ میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے سلسلے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اور کشمیری عوام سے جو وعدے کئے جا چکے ہیں ان کو پورا کرنے کی خاطر ہر کوشش بروئے کار لاتا رہے گا۔

اس سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان بھی اس سال کے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اس مسئلے کو پوری طرح اجاگر کریں گے اور بھارت جس طرح کشمیر میں انسانی حقوق کا خون کر رہا ہے اس جنرل اسمبلی کے ممبران کو مطلع کریں گے۔

○○○

بھارت میں کرپشن

دہلی کے ایک جج نے بھارت کے سابق وزیر اعظم پی۔ وی۔ نرسیما راؤ اور سترہ دیگر سیاست دانوں کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات کی توثیق کر دی ہے۔ یہ رشوت ستانی انتخابات میں ووٹ خریدنے کے لئے کی گئی تھی۔

یہ مقدمہ کافی عرصے سے چل رہا تھا اور ملزمان نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ ان کے خلاف ان جھوٹے الزامات کو ختم کیا جائے۔ لیکن دہلی ہائی کورٹ کے جج جسپال سنگھ نے اپنے فیصلہ میں کہا ہے کہ اب تک ان لوگوں کے خلاف کافی ثبوت مل چکا ہے اس لئے ان کی درخواست منظور نہیں کی جا سکتی۔

مسٹر جسپال سنگھ نے کہا کہ جو گندے حقائق سامنے آئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک کامیابی کی کنجی یہی ہے کہ اپنی بے انتہا دولت دوسروں کو خریدنے کے لئے استعمال کی جائے۔

جج صاحب نے 19۔ ستمبر کو ان لوگوں کو پیش ہو کر اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے کہا ہے۔

سابق وزیر اعظم مسٹر پی۔ وی۔ نرسیما راؤ نے ایک دوسری درخواست کے ذریعے اپنے لئے دستوری استثنیٰ کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ لیکن مسٹر جسپال سنگھ نے اس درخواست کو بھی رد کر دیا اور فیصلہ دیا کہ پارلیمنٹ کے ممبر بھی پبلک سرونٹ ہیں اس لئے ان کی یہ درخواست منظور نہیں کی جا سکتی۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ امیونٹی کی دفعات کے تحت ایم پی صاحبان کو جرائم سرزد کرنے کا لائسنس نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو ایک ایسا گھناؤنا چکر چل پڑے گا جس کو پھر روکا نہیں جا سکے گا اور جو تباہی کا موجب ہو گا۔

○○○

سکاٹ لینڈ میں ریفرینڈم

انگلستان کے ایک حصے سکاٹ لینڈ میں ایک ریفرینڈم کا اہتمام کیا گیا جس میں سکاٹ لینڈ کے لوگوں سے پوچھا گیا کہ یہاں ان کے حصہ ملک کے لئے علیحدہ اسمبلی بنا دی جائے جس کو پبلک پر ٹیکس لگانے کا بھی حق حاصل ہو تاکہ وہ سکاٹ لینڈ کی ترقی کے لئے جو کرنا چاہے وہ کر سکے۔ یہ ریفرینڈم جمعہ کے روز منعقد کیا گیا اور سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے بھاری اکثریت سے اس پارلیمنٹ کے حق میں ووٹ دے کر اس کی راہ صاف کر دی ہے۔ انگلستان کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے بھی اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ دن نہ صرف سکاٹ لینڈ کے لئے بلکہ انگلستان اور یو۔کے کے لئے بھی ایک اچھا دن ہے۔

مسٹر بلیئر نے کہا کہ لوگوں کا اس پارلیمنٹ کے حق میں بھاری اکثریت سے ووٹ دینا پورے یو۔کے اور اس کے دستور کو ترقی یافتہ بنانے میں ممد ثابت ہو گا۔ اور اس کی وجہ سے لوگ اور حکومت بھی آپس میں زیادہ قریب آ سکیں گے۔

لیکن ٹوری پارٹی کے لیڈر ولیم ہیگ نے کہا ہے کہ یہ ووٹ یو۔کے اور سکاٹ لینڈ دونوں کے لئے ایک سیاہ دن ثابت ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے انگلستان کی شکست و ریخت کا دروازہ کھل جائے گا۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ ووٹ سے پہلے اگرچہ پارلیمنٹ کے قیام کے متعلق تو کوئی شک و شبہ نہ تھا لیکن اس پارلیمنٹ کو ٹیکس لگانے کا حق ہونا یا نہیں ہونا چاہئے اس کے متعلق بہت سارے شکوک موجود تھے اور کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ لیکن سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے اس معاملے میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں رہنے دیا اور وہ اس آزادی کے حصول کے لئے ٹیکس دینے کے لئے ہمہ وقت تیار معلوم ہوتے ہیں۔ 74ء3 ووٹرز نے پارلیمنٹ کے حق میں اور 63ء5 ووٹرز نے اس پارلیمنٹ کو ٹیکس لگانے کی اجازت دینے کے متعلق ووٹ دئے۔

سکاٹش نیشنل پارٹی نے اس کامیابی کو خوب جوش و خروش سے منایا اور اس کے ترجمان نے کہا کہ سکاٹ لینڈ کی مکمل آزادی کے لئے یہ پہلا قدم ہے۔ پارٹی کے لیڈر ایلکس سالمنڈ نے کہا کہ ہم نے اپنا سفر شروع کر دیا ہے اور اس سفر کی آخری منزل بہرحال آزادی ہے۔

○○○

چین میں نج کاری کی فضا

نج کاری اور ڈی نیشنلائزیشن کی دنیا بھر میں جو ہوائیں چل رہی ہیں ان کی زد سے کمیونسٹ چین بھی نہیں بچ سکا۔ ورنہ آج سے چند سال پہلے یہ سوچنا بھی پاگل پن معلوم ہوتا تھا کیونکہ کمیونزم کی بنیادی ساخت ہی اس بات کی متقضی ہے کہ ساری دولت اور دولت پیدا کرنے کے ذرائع حکومت کے پاس ہوں اور ملک کے تمام لوگ اس مشین کے صرف کل پرزے کے طور پر کام کریں۔ لیکن روس کی شکست و ریخت کے بعد کمیونزم کی ساری تھیوری ہی ناکام ہو گئی اور چین اگرچہ اس نظام کا دعوی دار ہے لیکن اس نے جس طرح اپنی اقتصادیات کو تبدیل کیا ہے اس کا کتابی کمیونزم سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اور چین کو یہ اعزاز ملنا چاہئے کہ اس نے بروقت اپنے نظام میں تبدیلیاں کر کے اپنے آپ کو نہ صرف روس جیسے انجام سے بچا لیا ہے۔ بلکہ ایک نہایت ہی طاقت ور مملکت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھر رہا ہے۔

کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس کو خطاب کرتے ہوئے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے چیف جیانگ زیمن نے کہا کہ وہ حکومت کے ایسے تمام تجارتی ادارے اور کارخانے جو منافع نہیں دکھا رہے ان کو پرائیویٹ لوگوں کو بیچ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 21 ویں صدی میں داخل ہونے کے لئے ایسی صفائی اور بہتر کارکردگی پارٹی کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو بھی اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہو گا اور تیس لاکھ فوج میں سے کم از کم پانچ لاکھ افراد کو فارغ کر دیا جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ اب سرکاری فرموں اور کارخانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا پڑے گا اور اپنے نفع نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ان ساری اصلاحات کے نتیجہ میں لوگوں کو روزگار سے علیحدہ کرنے کا عمل تکلیف دہ تو ضرور ہے لیکن ملکی ترقی اور 21 ویں صدی میں داخل ہونے کے لئے ناگزیر ہے۔

○○○

ماحول میں گرمی بڑھنے کے اثرات

ماحول سے متعلق عالمی تنظیم گرین پیس نے خبردار کیا ہے کہ بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجہ سے دنیا بھر کے منجمد سمندروں میں برف تیزی سے پگھل رہی ہے۔ جس کی وجہ سے سمندروں میں پانی کا اضافہ ہو رہا ہے اور نتیجتاً سمندر کی سطح بلند ہو رہی ہے جس سے زمین پر خشکی میں کمی واقع ہو رہی ہے اور کئی آباد علاقوں کے زیر آب آنے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹھنڈے پانیوں کی سمندری حیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی متاثر ہو رہی ہے۔ جس میں برفانی ریچھ اور مختلف قسم کی مچھلیاں شامل ہیں۔ گرین پیس نے خبردار کیا ہے کہ زمین پر درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ ماحول کی آلودگی "ایٹمی دھماکے" ایٹمی تجربات اور زمین پر پھیلی ہوئی زہریلی گیسیں ہیں۔ تنظیم کے مطابق زمین کے درجہ حرارت میں پچھلے 30 سے 40 سال سے ہر دس سال بعد 0.75 سنٹی گریڈ اضافہ ہو رہا ہے جو انتہائی خطرناک ہے اور اس پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے سمندروں کی خوراک کے ذخائر بھی متاثر ہو رہے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

سکے نہ ہی کچھ اور کہہ سکے۔ غالباً انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ اب جہاز سے نکلنا محال ہے نہ جہاز اس قابل ہے کہ لمبی اڑان جاری رکھ سکے اب یہی مناسب ہے کہ جہاز کو ٹارگٹ پر گرا دیا جائے تاکہ اس کا مزید نقصان ہو سکے۔ اسی طرح ایک محب وطن نڈر بہادر اور دھن کے پکے مجاہد سے قوم محروم تو ہو گئی لیکن وہ اپنا قومی فریضہ بخوبی ادا کر گیا اس کے دل میں یہ بات گڑی ہوئی تھی کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ وہ بہادر، قوم کی حفاظت کرتے ہوئے دشمن کے ایک محفوظ قلعہ اور اس کی زبردست نقصان پہنچانے والی آنکھ کو پھوڑ کر سرخرو ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ امر ہو گیا اور اس زمرے میں شامل ہو گیا جس کے متعلق اس کے رب نے پیش خبری دی تھی کہ یہ لوگ مر کر بھی زندہ رہنے والے ہیں اس دنیا میں بھی اپنا نمونہ دے کر باعث تقلید و رشک بن جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اپنے رب کی رضا اور قرب کے سامان کر لیتے ہیں اے خدا ایسا ہی کر۔

منیر اپنی یادگار کے طور پر اپنی اہلیہ اور بیٹی کو چھوڑ گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ مرزا گل محمد صاحب کی صاحبزادی اور عم زاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ پر بے حد سلام اور رحمتیں ہوں کی پوتی تھیں۔

گیارہ ستمبر کو پاکستان ائرفورس نے آپ کو اپنے طریق کے مطابق Missing قرار دیا یہ وہی دن ہے کہ جب پاکستان کے معمار اور بانی جناب قائداعظم محمد علی جناح برصغیر کے مسلمانوں کو ان کے لئے ایک پیارا وطن دے کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے اسی دن اسی ملک کا ایک مجاہد منیر اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہوا اپنی جان اس پر قربان کر گیا۔ جس کے لئے آپ کو ستارۂ جرات کا ایوارڈ دیا گیا۔

بقیہ صفحہ 1

تھا۔ حتیٰ کہ مورخین کو اس کے والدین کے تاریخی حالات میں بھی شبہ پڑا ہوا ہے۔ بعض اس کے والد کے متعلق کچھ لکھتے ہیں اور بعض کچھ۔ یہ جزیرہ کارسیکا کا رہنے والا تھا۔ اور تعلیم پانے کے لئے فرانس میں آیا تھا لیکن اپنی دانائی اور ملک کی خیرخواہی کی وجہ سے آہستہ آہستہ فرانس کا بادشاہ بن گیا۔ فرانس میں جب بغاوت اور فساد ہوا۔ تو بادشاہ اسی کو بنایا گیا تھا۔ نسلی یا خاندانی تو کوئی وجہ ایسی نہ تھی کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اسے اپنا شہنشاہ بنا لیتے۔ لیکن اس میں جو قابلیت اور ملک کی خیرخواہی تھی، اس کی وجہ سے یہ مقام اسے حاصل ہوا۔ کہ بعض اوقات لاکھوں ہزاروں انسان اس کی خاطر اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے ذبح ہو گئے۔ آخری دفعہ واٹرلو کے میدان میں جب انگریز اور جرمنوں نے اس کو شکست دی ہے۔ اس وقت کے واقعات نہایت موثر اور رقت پیدا کرنے والے ہیں۔ اس کے متعلق اسی کا ایک جرنیل لکھتا ہے کہ جس وقت نپولین کو یہ دھوکا لگ گیا کہ اس نے سمجھا کہ اس کی فوج کا وہ حصہ جسے اس نے پیچھے اپنی مدد کے لئے چھوڑ رکھا تھا کہ بعد میں آملے وہ آرہا ہے۔ حالانکہ آنے والی فوج دشمن کی فوج تھی، اور وہ بالکل قریب آگئی تھی تو یہ خبر لے کر میں ہی نپولین کے پاس گیا۔ جس وقت میں گیا تو ہماری ساری فوج پراگندہ ہو رہی تھی اور گولہ بارود بالکل ختم ہو چکا تھا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف دشمن حملہ آور تھا اس خطرناک صورت میں ہر ایک جرنیل نپولین کے پاس آتا اور کہتا کہ اب آپ میدان سے ہٹ جائیں لیکن اس کا یہی جواب تھا کہ جس میدان میں میں اپنے ملک کے نوجوانوں کو لا کر قربان کر رہا ہوں اس سے خود کس طرح ہٹ جاؤں۔ میں یہاں سے کبھی نہیں ہٹوں گا۔ اس وقت توپخانہ کے آدمی نہتے ہو کر نپولین کے گرد کھڑے تھے جن سے پوچھا گیا کہ جب تمہارے پاس لڑائی کا سامان نہیں تو کیوں نہیں ہٹ جاتے۔ انہوں نے کہا۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پاس سامان نہیں ہے لیکن ہم اس لئے میدان سے نہیں ہٹتے کہ ہمارے ہٹنے سے نپولین پکڑا جائے گا۔ آخر اس کے گارڈ کے آدمی بھی کٹنے شروع ہو گئے بلکہ قریباً کٹ گئے تو بھی نپولین میدان سے ہٹ جانے پر آمادہ نہ ہوا۔ اور اس کی جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی۔ تو دو جرنیل آئے اور انہوں نے اس کے گھوڑے کی باگیں پکڑ لیں۔ اور کہا کہ اب ملک کی خیرخواہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس بارہ میں آپ کی اطاعت نہ کریں۔ یہ کہا اور نپولین کے گھوڑے کو ایڑ لگا کر دوڑاتے ہوئے میدان سے لے گئے۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نپولین کے لئے کس قدر لوگوں نے اپنے آپ کو قربان کیا ہو گا۔ تاریخ اس سے بھی بڑی بڑی قربانیاں ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہ قربانیاں تو وہ تھیں جو ایک آدمی کے لئے کی گئیں۔ لیکن ایک وہ قربانیاں ہوتی ہیں جو اس سے بھی بڑی ہوتی ہیں اور آدمی کی قربانیاں ان قربانیوں کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ وہ چیز جس کے لئے اس سے بھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے وہ حق اور صداقت ہے۔ اللہ کا قرب اس کی محبت ہے۔ اللہ کی رضا کا حصول ہے۔

(از خطبہ 17 ستمبر 1918ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محمد عبداللہ خان صاحب زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ عرصہ پانچ ماہ سے فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم طارق چوہدری صاحب ملتان کینٹ کی والدہ صاحبہ کینسر کی وجہ سے لندن میں شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم چوہدری محمد انور صاحب (ریٹائرڈ ٹیچر) ساکن چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کا برین ہیمرج کا اپریشن وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 20 ستمبر بروز ہفتہ صبح 6 تا 10 بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔ (واپڈا)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد کھوکھر صاحب سلہو کی چٹھہ ضلع گوجرانوالہ 22- جولائی 1997ء کو بقضائے الٰہی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں اور اس روز شام عصر کے بعد علی پور چٹھہ کے مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم سلطان احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

○ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب 23- اگست 1997ء کو وفات پا گئیں۔ اس روز مربی صاحب مکرم راجہ مبارک احمد صاحب نے بعد مغرب جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ربوہ میں شجرکاری کا بہترین موسم

○ عموماً سال میں دو مرتبہ شجرکاری کی جاتی ہے۔ موسم بہار میں اور موسم برسات میں۔ اہالیان ربوہ ہر سال اپنی مدد آپ کے تحت گھروں میں، گلیوں میں اور گراسی پلاٹس میں پودے لگاتے ہیں۔ انہی کوششوں کی وجہ سے آج ربوہ میں جگہ جگہ درخت نظر آتے ہیں۔ سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ چونکہ ربوہ کی زمین میں کلر زیادہ ہے اور موسم بھی گرم ہے۔ اس لئے موسم بہار میں لگائے گئے پودوں کو جبکہ ابھی وہ چھوٹے ہی ہوتے ہیں جون جولائی کی شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور گرم موسم اور کلراٹھی زمین کی وجہ سے وافر مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اگر مطلوبہ مقدار میں پانی نہ مل سکے تو خطرہ ہوتا ہے کہ پودہ ضائع نہ ہو جائے۔

اس لئے موسم اور زمین کی ساخت کے اعتبار سے ربوہ میں موسم برسات میں لگائے گئے پودے جلد اور بہتر طور پر نشوونما پاتے ہیں کیونکہ برسات کے بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اس لئے گرمی کا موسم آنے تک پودے جڑھ پکڑ چکے ہوتے ہیں اور ان میں اتنی طاقت آچکی ہوتی ہے کہ کم پانی میں بھی موسم گرما کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس موسم برسات سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد اپنی اپنی پسند کے مطابق پودے لگائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰/-، ۶۰ گرام ۹۰/-، ۱۰۰ گرام ۱۵۰/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ راولپنڈی کے انتہائی مصروف چوک چوہڑ کے قریب ایرانی ایئر فورس کے 5۔ افسران کو موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے کلاشنکوفوں سے فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا ہے۔ کوچ کا پاکستانی ڈرائیور بھی جاں بحق ہو گیا۔ پاکستان میں زیر تربیت ایرانی افسران کامرہ بیس سے آرمی ایوی ایشن دھمیال کیمپ جا رہے تھے۔ جب ان کی کوچ چوہڑ چوک پہنچی تو دہشت گردوں نے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ واردات کے بعد علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ان کی نعشیں سی۔ ایم۔ ایچ میں رکھی گئیں۔ فوج نے ہسپتال کو گھیرے میں لے لیا۔ دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اطلاع ملنے پر ایرانی سفیر اور ملٹری اتاشی کے علاوہ انتظامیہ اور پولیس کے اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے۔

○ ایران کی وزارت خارجہ نے ایران میں تعینات پاکستانی سفیر کو طلب کرکے ایرانی فضائیہ کے افسران کی ہلاکت کے بارے میں احتجاج کیا۔ صدر لغاری اور وزیر اعظم نے سانحہ کی رپورٹ طلب کر لی ہے اور واقعہ پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردوں کی گرفتاری اور انہیں عبرتناک سزا دینے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

○ ایرانی سفیر نے اس سانحہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دہشت گردی بھی ہو سکتی ہے اور فرقہ واریت بھی ہو سکتی ہے۔

○ فوج نے دہشت گردی کے اس واقعہ کی تحقیقات اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ شہر کی ناکہ بندی کرکے سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ حکومت چیف جسٹس سے ججوں کی تقرری کے ضمن میں اپنی سفارشات واپس لینے کی درخواست کرے گی اور پارلیمنٹ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کا تعین کرے گی جو 12 سے زیادہ اور 17 سے کم ہو گی۔ آئندہ اجلاس میں تعداد کا تعین کر لیا جائے گا۔ تقرر کی مدت 20۔ ستمبر تک نہیں بنتی کیونکہ نوٹیفیکیشن کے اجراء سے 5۔ ستمبر تک چیف جسٹس کی سفارشات معطل رہیں۔ عدلیہ سے اس قدر سخت رد عمل کی توقع نہیں تھی۔ اگر ہم اس معاملے کو عدالت میں چلاتے تو عدلیہ اور حکومت کے درمیان تنازعہ کا تاثر مزید بڑھتا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ مجرموں کو نکیل ڈال کر دم لوں گا۔ معاشرے سے غنڈہ گردی اور جرائم کے خاتمے کے لئے پولیس محافظ کمیٹیوں سے تعاون کرے۔

○ ججوں کی تعداد کے بارے میں قانون سازی سے متعلق چیف جسٹس سپریم کورٹ نے وزیر قانون کے بیان کی وضاحت طلب کر لی ہے۔

صدارتی حکم نامہ واپس لئے جانے کے باوجود اعتماد کی فضا قائم نہیں ہو سکی۔ جسٹس سجاد علی شاہ نے ایک اعلیٰ شخصیت کو فون کرکے وزیر قانون خالد انور کے بیان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اہم شخصیات اعتماد کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

○ وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ بھٹو خاندان کے بینک اکاؤنٹس کیس میں 20 سے 30 فیصد تک سچائی ہے۔

○ احتساب سیل نے برطانیہ اور فرانس میں بھی بھٹو خاندان کے بینک اکاؤنٹ منجمد کرنے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ سیل نے برطانیہ کے پانچ اور فرانس کے ایک بینک سے بھٹو خاندان کی جمع شدہ دولت کی تفصیلات طلب کر لی ہیں۔

○ گوجرانوالہ میں پانچ مسلح ڈاکوؤں نے معروف صنعتکار سیٹھ افضل کو ڈکیتی کی واردات کے دوران مزاحمت کرنے پر موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد میں کمی کے نوٹیفکیشن واپس لینے کے لئے فیصلہ کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف نے یہ اچھا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ آئینی اداروں کی مضبوطی کے لئے خوش آئند ہے۔

○ پنجاب ایجوکیشن، مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں لاکھوں روپے کی خورد برد کا انکشاف ہوا ہے۔

○ ملتان میں انسداد دہشت گردی کی دو خصوصی عدالتوں نے ملتان گینگ ریپ کے 5 ملزموں کو 25، 25 سال قید اور کوڑوں کی سزا سنائی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر سید خورشید احمد شاہ نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کے اثاثوں کی تحقیقات سپریم کورٹ سے کرائی جائے۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان میں خواندگی کی شرح شرمناک حد تک کم ہے۔ حکومت ممبران پارلیمنٹ کو تعلیمی اداروں کے دورے کرائے اور مسائل حل کرے۔

○ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر ڈاکٹر محمد یعقوب نے ملک میں نادہندگان کے خلاف موثر کارروائی کے لئے ہائی کورٹس کے ججوں پر مشتمل چھ اور نچلی سطح پر 24۔ بینکاری کی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

○ محترمہ غنویٰ بھٹو نے کہا ہے کہ خاندان والوں کی بے رخی سے تنہا ہو کر رہ گئی ہوں۔ مرتضیٰ بھٹو کی تدفین کے بعد سے نصرت بھٹو سے نہیں ملنے دیا گیا۔ حکومت وعدے پورے نہیں کر رہی۔

○ افغانستان میں مزار شریف کے نواحی دیہات پر سرکاری فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے مشرق میں سرکاری اور مخالف فوجوں میں خونریز جنگ جاری ہے۔

○ انڈونیشیا میں چینی باشندوں کے خلاف ہنگامے جاری ہیں۔ جن کے نتیجہ میں کم از کم 6۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ اسرائیلی فوجی دستوں نے فلسطینیوں کے گھروں پر دھاوا بول کر 17 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیت المقدس میں ہونے والے بم دھماکہ کے بعد سینکڑوں فلسطینیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

○ کشمیری مجاہدین اور قابض بھارتی فوج میں خونریز جھڑپوں میں 44 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مختلف مقامات پر تصادم کے دوران 9 مجاہد شہید ہو گئے۔ بے گناہ شہریوں کی اندھا دھند گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○ مزار شریف میں اقوام متحدہ کے خوراک اور ادویات کے دفاتر لوٹ لئے گئے ہیں۔

○ لکھنؤ (بھارت) میں 100 مسلم خواتین جن کی سربراہی بی اے کی طالبہ 18 سالہ صدف رضوی کر رہی ہے نے دوسری مرتبہ نماز جمعہ مسجد میں ادا کی ہے۔ جس پر امام کونسل کے 300 آئمہ نے خواتین کے اس اقدام کو خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض اماموں نے خواتین کے اس اقدام کی حمایت کی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ تعلیم کے فروغ کے لئے جامع منصوبہ بندی کی جا رہی ہے انہوں نے 9 ممالک کے وزراء تعلیم کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے ملکوں کا اجتماع اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ جہالت کے خاتمے کے لئے مشترکہ کوششوں پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ خواتین کی تعلیم پر توجہ سے مساوات اور سماجی انصاف کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

○ گرین ٹاؤن لاہور میں محمد اسلام کی ہلاکت پاسبان شباب ملی اور پولیس کے درمیان جنگ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں شباب ملی اور 50 سے زائد کارکن گرفتار ہو چکے ہیں۔

○ سوئی ناردرن گیس یکم دسمبر سے اپنے صنعتی صارفین کے لئے سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ شروع کر رہی ہے۔ جو تین ماہ تک جاری رہے گی۔

○ صدر بل کلنٹن 21 ستمبر کو وزیر اعظم محمد نواز شریف کی نیویارک آمد کے موقع پر استقبالیہ دیں گے اور 22 ستمبر کو دونوں رہنماؤں کی باضابطہ ملاقات ہو گی۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ - کینسر - بلڈ پریشر - تپ دق - السر ایگزیما - نرینہ اولاد - لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

جماعت احمدیہ عالمگیر کو ۲۴ گھنٹے احمدیہ ٹیلی ویژن کی عالمی نشریات جاری کرنے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

خوشخبری
”ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل“
کتاب کی ایک کاپی مفت حاصل کرنے کے طریقہ کار کیلئے رابطہ کریں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور فون 212399 گولبازار ربوہ

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لیڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کے سفید جوگر گارنٹی اور گفٹ پیک کے ساتھ نیز باٹا سروس سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال اور سٹکر لینا نہ بھولئے
نیو کامران شوز سٹور
گولبازار ربوہ